اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّاللّٰهَ مَعَنَا

جب اُن کو کافروں نے نکال دیا دو میں سے دوسرے جب وہ دونوں غار میں تھے

اس وقت (نبی ﷺ) نے اپنے رفیق کو تسلی دی غم نہ کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے

اوّل المسلمین ، رفیقِ غار و مزار ، جانشین پیغمبر ﷺ

خلیفۃ النبی بلا فصل ، امیر المؤمنین

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

دنیا بھر کے مسلمانوں کے عظیم پیشوا، خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رض کے

حالات و واقعات پر مشتمل انتہائی خوبصورت اور مختصر مجموعہ

ابو ریحان ضیا الرحمٰن فاروقی شہیدؒ

جانشین رسول ﷺ، حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک یادگار خطبہ

منصب خلافت سنبھالنے کے بعد فرمایا

''لوگو! میں تمہارا امیر بنایا گیا ہوں حالانکہ میں تم میں سب سے بہتر انسان نہیں ہوں اگر میں ٹھیک راہ پر چلوں تو میری اطاعت کرنا اگر کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دینا۔''

''سچائی امانت ہے اور جھوٹ خیانت، تمہارا ضعیف فرد بھی میرے نزدیک اس وقت تک قوی ہے جب تک اس کا حق نہ دلوا دوں اور تمہارا قوی شخص بھی میرے نزدیک اس وقت تک ضعیف ہے جب تک دوسروں کا حق اس سے واپس نہ لے لوں۔''

''یاد رکھو! جو قوم جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کر دیتی ہے اسے خدا رسوا کر دیتا ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیلتی ہے اس کو خدا مصائب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ سنو! اگر میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کروں تو تم بھی میری اطاعت کرنا اور اگر میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کروں تو تم پر بھی میری اطاعت لازم نہیں۔''

لشکر اسامہؓ کو روانہ کرتے وقت فرمایا

''دیکھو خیانت نہ کرنا، مال غنیمت میں غبن نہ کرنا، بے وفائی و عہد شکنی سے باز رہنا، مثلہ نہ کرنا، عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو قتل نہ کرنا، ہرے بھرے اور پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا، کھانے کے علاوہ بیکار کسی جانور کو ذبح نہ کرنا۔''

خاندان

آپؓ کا پہلا نام عبدالکعبہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے تبدیل کر کے عبداللہ رکھ دیا، کنیت ابوبکر تھی۔ والد کا نام عثمان اور کنیت ابو قحافہ تھی۔ حضرت ابوبکرؓ قریش کے قبیلہ بنی تیم کے چشم و چراغ تھے۔ آپؓ کا خاندان عرب میں اعلیٰ وجاہت کا حامل تھا۔ نسبی شرافت میں بنی تیم کے افراد کسی سے کم نہ تھے۔ آپؓ کا شمار اشرافِ قریش میں ہوتا تھا۔ ایک جد امجد مرہ بن کعب بن لوی القرشی پر پہنچ کر آپؓ کا سلسلہ نسب آنحضرت ﷺ سے جا ملتا ہے۔

شجرہ نسب

عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد تیم بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی۔

پیدائش

آپؓ کی پیدائش سنہ ۵۷۴ء میں واقعہ فیل سے تین سال بعد ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپؓ کے خاندان کی چار نسلیں اسلام سے مشرف ہوئیں۔ والد، والدہ، خود، اولاد، پوتے، نواسے سب نے آنحضرت ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔

لقب

آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ آپ ؓ کوفرمایا (ابوبکر عتیق اللہ من النار) ابوبکر ؓ جہنم کی آگ سے آزاد ہے۔اسی وقت سے آپ ؓ عتیق کے لقب سے مشہور ہوئے۔

بیویاں اور اولاد

☆ قتیلہ بنت سعدؓ.....ان سے آپؓ کے صاحبزادے عبداللہؓ اور صاحبزادی حضرت اسماءؓ پیدا ہوئیں۔آپؓ کے صاحبزادے عبداللہؓ غزوہ طائف میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔ان کی وفات حضرت ابوبکرؓ کے دورخلافت میں ہوئی۔ان کی اولاد میں اسمٰعیل پیدا ہوئے جوبچپن میں فوت ہوگئے تھے۔ حضرت اسماءؓ کی شادی حضرت زبیرؓ سے ہوئی،انہی کے بطن سے مشہور صحابی عبداللہؓ بن زبیرؓ پیدا ہوئے۔آنحضرت ﷺ نے آپؓ کا لقب ذات النطاقتین رکھا تھا۔آپؓ نے ۱۰۰ سال کی عمر میں مکہ میں وفات پائی۔

☆ زینبؓ ام رومان.....ان کے بطن سے آپؓ کے صاحبزادے عبدالرحمٰنؓ اور صاحبزادی ام المومنین حضرت عائشہؓ پیدا ہوئیں۔ام رومانؓ ہجرت کے چھٹے سال فوت ہوئیں ان کے لئے آنحضرت ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی تھی۔

☆ حبیبہؓ بن خارجہ بن زید بن ابی زہیرہ الخزرجی.....ان کے بطن سے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی تیسری صاحبزادی ام کلثومؓ پیدا ہوئیں۔

☆ اسماءؓ بنت عمیس.....ان کا پہلا نکاح حضرت جعفر طیارؓ سے ہوا تھا۔جنگ موتہ میں جب وہ شہید ہوئے تو حضرت علیؓ نے اپنی بیوہ بھاوج کا نکاح حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے کردیا تھا۔ان کے ہاں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بیٹے محمدؓ پیدا ہوئے۔حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد یہ حضرت علیؓ کے نکاح میں آئیں اور ان کے بطن سے یحییٰؓ اور زیدؓ پیدا ہوئے۔

آنحضرت ﷺ سے تعلق وصحبت

حضرت ابوبکرؓ آنحضرت ﷺ سے عمر میں صرف دوسال چھوٹے تھے۔آپؓ ۱۸ سال کی عمر میں آنحضرت ﷺ کے دوست بنے اس وقت مکہ مکرمہ میں آپ کا شمار رؤسائے عرب میں ہوتا تھا۔آنحضرت ﷺ کی عمر اس وقت بیس سال تھی۔یہی باہمی تعلق اور قرب کا آغاز تھا جس کے باعث تادم آخر ایسی قرابت داری قائم ہوئی کہ دنیا بھر میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔اس طرح گویا آپؓ نے ۱۸ سال کی عمر سے لے کر ۶۱ سال کی عمر تک ۴۳ سال کا طویل عرصہ آنحضرت ﷺ کے جمال نبوت کا مشاہدہ کیا۔

حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا قبول اسلام

آنحضرت ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد آپ ﷺ کی زوجہ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے علاوہ اگر سب سے پہلے کسی نے آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہا تو وہ صدیق اکبرؓ کی ذات تھی۔حضرت زیدؓ اور حضرت علیؓ میں ایک کی حیثیت زرخرید غلام کی تھی تو دوسرے کی حیثیت حضرت محمد ﷺ کے چچازاد یعنی ایک گھریلو فرد کی تھی۔یہ دو حضرات اسی موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ایسے موقع پر حضرت ابوبکرؓ کی والہانہ محبت اور قبول اسلام میں پہل کے بارے میں خود آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہی سب سے موزوں اور وقیع شہادت ہے۔

''حضرت ابوبکرؓ کے علاوہ کوئی شخص نہیں جس کو میں نے اسلام کی دعوت دی ہو اور اس نے بغیر تامل،سوچ وبچار اور غوروفکر کے اسلام قبول

کرلیا ہو۔'' ﴿الحدیث﴾

مؤرخین نے ابتداء میں اسلام قبول کرنے والوں کی تقسیم کی ہے۔بچوں میں سب سے پہلے حضرت علیؓ، غلاموں میں حضرت زیدؓ، عورتوں میں حضرت خدیجہؓ اور عام جوانوں میں حضرت ابوبکرصدیقؓ سب سے پہلے اسلام لائے۔

ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ:

''جب میں نے علیؓ کو اسلام پیش کیا تو انہوں نے فرمایا میں اپنے والد سے پوچھ کر بتاؤں گا۔انہوں نے ابوطالب سے پوچھا تو ابوطالب نے کہا میں نہ تو اسے روکتا ہوں اور نہ اسے قبول کرنے کا کہتا ہوں چناچہ اگلے روز حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا۔'' ﴿الحدیث﴾

ابوبکرصدیقؓ کی شان میں نازل ہونے والی قرآنی آیات

☆ ''وہ شخص جوصدق یعنی قرآن اور دین حق لے کرتشریف لائے (ابوبکرصدیقؓ نے) اس کی تصدیق کی۔''

☆ ''عنقریب دور رکھا جائے گا اس شخص (یعنی ابوبکرصدیقؓ) کو جو اپنے مال کو تزکیہ کے لئے ادا کرتے تھے اور اس کا منشا یہ نہیں تھا کہ کوئی اس کی ان نعمتوں کا بدلہ دے بلکہ اس کا منشاء اور عقیدہ اپنے رب اعلیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنی ہے اور قریب ہی وہ رب اپنی رضامندی کا اظہار کرے گا۔''

☆ ''جبکہ نکال دیا تھا کافروں نے ثانی اثنین (یعنی حضرت محمد ﷺ اور ابوبکرصدیقؓ) کو جبکہ وہ دونوں حضرات غار میں تھے اور جبکہ اس نے اپنے ساتھی (یعنی ابوبکرصدیقؓ) کو کہا تھا لاتحزن یعنی فکرمت کر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

☆ ''البتہ سن لی اللہ تعالیٰ نے بات ان لوگوں کی جنہوں نے کہا تھا اللہ فقیر اور محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں۔''

حضرت ابوبکرصدیقؓ کی شان میں آنحضرت ﷺ کی احادیث

☆ ''حضرت عمرہ بن العاصؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو ذات السلاسل نامی سریہ میں بھیجا تھا تو وہ عمرہ بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ لوگوں میں کون شخص آپ ﷺ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ صدیقہؓ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔اس کے بعد اس نے دوبارہ سوال کیا کہ مردوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ کون ہے، جواب دیا اس کے والد ماجد یعنی ابوبکرؓ ہیں۔اس کے بعد کون؟ جواب دیا عمر بن خطابؓ ہے۔اسی طرح کئی لوگوں کو شمار کیا۔''

☆ ''حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے کپڑے کو نخوت کرتا ہوا لٹکا تا ہے قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نظر نہیں کرے گا۔یہ سن کر حضرت ابوبکرصدیقؓ فرمانے لگے کہ میرے کپڑے کا ایک حصہ بھی نیچے لٹکا رہتا ہے لیکن میں اس کے ذریعہ لوگوں سے معاہدہ لیتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ (یعنی ابوبکرؓ) تو اس کو تکبر کے لئے نہیں کرتے ہیں۔''

☆ ''حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے سامنے ارشادفرمایا کہ آج تم میں سے کس نے روزے کی حالت میں مزاح کیا؟ ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے۔اس کے بعد حضور ﷺ نے پوچھا تم میں سے آج کون جنازہ کے پیچھے چلا؟ حضرت ابوبکر

صدیقؓ نے فرمایا میں۔ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا میں نے۔ پھر حضورﷺ نے پوچھا تم میں سے کس نے آج بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا میں نے۔ اس کے بعد حضورﷺ نے فرمایا میری یہ سب باتیں جس کے پاس جمع ہوگئیں وہ ضرور جنت میں داخل ہوکر رہے گا۔''

☆ ''حضرت حنیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم میرے بعد ان دونوں یعنی ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی اقتداء کرنا۔''

☆ ''حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہﷺ ایک مرتبہ کوہ حراء پر تھے اور آپﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ تھے، اس وقت پتھر ہلنے لگے تو حضورﷺ نے اس کو حکم دیا کہ اے پتھر تو ٹھر جا! کیونکہ تیرے اوپر نبیﷺ، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں۔''

☆ ''حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر صدیقؓ کے مال سے جتنا فائدہ مجھے پہنچا ہے اور کسی کے مال سے کبھی نہیں پہنچا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ رونے لگے اور فرمانے لگے کہ یا رسول اللہﷺ میں اور میرا جتنا مال ہے سب آپﷺ پر قربان ہیں۔''

☆ ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہجرت کے موقع پر آنحضرتﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو میرے والد ابوبکرؓ آرام کر رہے تھے، آپﷺ نے فرمایا! اے ابوبکرؓ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ میں نے دیکھا کہ میرے والد خوشی کی وجہ سے رو رہے ہیں پھر وہ آپﷺ کے ساتھ چلے گئے۔ دونوں نے تین راتیں غار میں قیام کیا اسی پر قرآن کی مشہور آیت **ثانی اثنین** نازل ہوئی۔''

''اس کے بعد ایک موقع پر آپﷺ نے حضرت حسان بن ثابتؓ کو فرمایا کہ کیا آپ نے ابوبکرؓ کے بارے میں اشعار کہے ہیں، تو اس پر حضرت حسانؓ نے اشعار پڑھے۔ چناچہ آپﷺ اشعار سن کر مسکرائے اور فرمایا: **صدقت یا حسان** ''اے حسان تو نے سچ کہا۔''

ابوبکر صدیقؓ کی شان میں آنحضرتﷺ کے ارشادات عالیہ

☆ **ابوبکر خیر الناس الا ان یکون نبی. (معجم طبرانی)**

ترجمہ: ابوبکر سوائے نبیوں کے سب انسانوں سے افضل ہیں۔

☆ **ارحم امتی بامتی ابوبکر. (ترمذی شریف، موطا امام مالک)**

ترجمہ: میری امت میں میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں۔

☆ **قال رسول اللہﷺ انا اول من تنشق الارض عنه ثم ابوبکر ثم عمر (ترمذی شریف، مستدرک حاکم)**

ترجمہ: حضورﷺ نے فرمایا کہ: قیامت کے دن سب سے پہلے میرے اوپر سے زمین کشادہ ہوگی، پھر ابوبکر کے، پھر عمر کے اوپر سے۔

☆ **قال رسول اللہﷺ انت صاحبی علی الحوض وانت صاحبی فی الغار (ترمذی شریف)**

ترجمہ: حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے ابوبکر تم حوض کوثر پر میرے رفیق ہو اور تم غار میں بھی میرے رفیق تھے۔

۹ ہجری میں آنحضرتﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو امیر الحجاج بنایا اور جب آنحضرتﷺ مرض الموت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے خود مسجد میں تشریف نہ لا سکے تو اپنے بجائے ان (ابوبکرؓ) کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ آپﷺ نے فرمایا:

مروا ابابکر فلیصل بالناس (بخاری و مسلم، ترمذی، ابن ماجه)

ترجمہ: ابوبکر کو میری طرف سے حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

☆ **ماوحی الی شیئی الاصبیه فی صدر ابی بکر (الریاض النضرة)**

ترجمہ: جو وحی مجھ پر نازل فرمائی گئی میں نے اس کو ابوبکر کے سینے میں نچوڑ دیا ہے۔

☆ **مافضلکم ابوبکر بفضیلته صوم ولاصلوة ولکن بشیئی وقربصدرة (الریاض النضرة)**

ترجمہ: ابوبکر کو تم پر نماز یا روزہ کی وجہ سے فضیلت نہیں ہے بلکہ یہ فضیلت ایک باوقار چیز کی وجہ سے ہے جو ان کے سینہ میں ڈالی گئی (یعنی قوت ایمانی اور حسب نبوی ﷺ)۔

حضرت ابوبکرؓ کی صداقت

بخاری شریف میں حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله بعثنی الیکم فقلتم کذبت وقال ابوبکر صدقت وواسانی بنفسه وماله فهل انتم تارکون لی صاحبی.

ترجمہ: یقین جانو کہ اللہ سبحانہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم لوگوں نے مجھے کہا کہ جھوٹ کہتے ہو، صرف ابوبکر نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں (پھر یہی نہیں) انہوں نے اپنی جان اور مال سے میری غم خواری کی تو کیا تم میری خاطر میرے ساتھی کو بحث وتنقید سے معاف رکھو گے۔

حضرت ابوبکرؓ آنحضرت ﷺ کے وزیر ہیں

ترمذی شریف میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہر نبی کے دو وزیر اہل آسمان میں سے اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہوتے ہیں۔ میرے وزیر اہل آسمان میں سے جبریل ومیکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے ابوبکر وعمر ہیں۔ (اگر آسمان والے بے وفا نہیں تو زمین والے کیسے بے وفا ہو سکتے ہیں)۔''

حوالہ جات از مشکوۃ شریف در مناقب صدیقؓ

☆ ''حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ احسان مجھ پر ابوبکرؓ کی خدمت اور مال کا ہے اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی کو جانی دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔''

☆ ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے، حضور والا ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو خاص دلی دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا مگر ابوبکرؓ میرا بھائی اور ساتھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی (یعنی میری ذات) کو خاص دوست بنالیا ہے۔''

☆ ''حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، مرض کی حالت میں مجھ سے رسول گرامی ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کو اور اپنے والد یعنی ابوبکرؓ کو بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی خلافت کی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرنے لگے اور کہیں کوئی کہنے والا چہ مہ گوئیں نہ کرنے لگے، (مگر خیر رہنے دو) اللہ تعالیٰ اور مسلمان سوائے ابوبکرؓ کے کسی کی خلافت کو نہ مانیں گے۔''

☆ ''حضرت جبیر ان مطعمؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے خدمت گرامی ﷺ میں حاضر ہوکر کسی معاملہ کے متعلق کچھ گفتگو کی رسول اقدس ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ: پھر دوبارہ میرے پاس آنا۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اگر میں پھر آؤں اور آپ ﷺ نہ ملیں (اگر آپ ﷺ وفات پاجائیں) تو کیا کروں؟ فرمایا: اگر میں نہ ملوں تو ابوبکرؓ کے پاس چلی جانا۔''

☆ ''حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں، ہم سب سے افضل اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو پیارے ہیں۔''

☆ ''حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس قوم میں ابوبکرؓ موجود ہوں ان کی امامت ابوبکرؓ کے علاوہ کسی اور کو نہ کرنی چاہیے۔''

☆ ''حضرت عمرؓ کہتے ہیں ایک بار رسول پاک ﷺ نے ہم کو صدقہ دینے کا حکم دیا۔ اتفاق سے اس حکم کے وقت میرے پاس مال موجود تھا، میں نے کہا اگر میں ابوبکرؓ سے سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ چنانچہ میں نصف مال لے کر خدمت عالی میں حاضر ہوا، رسول پاک ﷺ نے فرمایا اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا اتنا ہی، اور ابوبکرؓ اپنا کل مال لے کر آئے تھے۔ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا ابوبکرؓ! تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسول۔ میں نے یہ سن کر دل میں کہا کہ اب میں کبھی ابوبکرؓ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔''

☆ ''حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: ایک روز ابوبکرؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، سرکار عالی ﷺ نے فرمایا: تم دوزخ سے خدا کے آزاد کردہ ہو، اسی روز سے حضرت ابوبکرؓ کا نام عتیق ہو گیا۔'' (عتیق اسے کہتے ہیں جو رہائی پا چکا ہو)

☆ ''حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میں قبر سے اٹھایا جاؤں گا، پھر ابوبکرؓ، پھر عمرؓ، پھر میں بقیع کے مدفونوں کی طرف جاؤں گا اور ان کو اٹھا کر میرے ساتھ کر دیا جائے گا۔'' (وہاں عثمانؓ مدفون ہیں)۔

☆ ''حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیلؑ آئے تھے، میرا ہاتھ پکڑ کر انہوں نے مجھے جنت کا دروازہ دکھلایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا تو میں بھی دیکھ سکتا، فرمایا ابوبکرؓ! تم تو سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔''

☆ ''حضرت عمرؓ کے سامنے حضرت ابوبکرؓ کا ذکر آیا تو آپؓ رونے لگے اور فرمایا: میں اس بات کو دل سے پسند کرتا ہوں کہ میرے کل اعمال ابوبکرؓ کے ایک رات اور ایک دن کے اعمال کے برابر ہو جائیں۔''

رات سے مراد وہ رات ہے، جس میں حضرت ابوبکرؓ حضور گرامی ﷺ کے ہم رکاب غار ثور کی طرف چلے تھے۔ جب غار پر پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا خدا کی قسم آپ ﷺ اندر نہ جائیں میں جاتا ہوں، اگر اس کے اندر کچھ ہوگا تو آپ ﷺ بچ جائیں گے اور جو کچھ گزرنا ہے مجھے ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر اندر داخل ہوئے غار کو صاف کیا ایک طرف چند سوراخ نظر آئے ان کو اپنی چادر پھاڑ کر بند کیا پھر بھی دو سوراخ رہ گئے تو دونوں پاؤں سے ان کے دہانے بند کر دیئے، پھر رسول پاک ﷺ سے کہا اب اندر تشریف لے آیئے۔ حضور والا ﷺ اندر تشریف لے گئے اور ابوبکرؓ کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے کہ ابوبکرؓ کے پاؤں میں سوراخ کے اندر سے سانپ نے کاٹ لیا مگر حضور ﷺ کی بیداری کے خوف سے ابوبکرؓ نے حرکت نہ کی۔ جب آنسو رسول پاک ﷺ کے چہرہ پر ٹپکے، آپ ﷺ نے بیدار ہو کر فرمایا: ابوبکرؓ کیا بات ہے؟ ابوبکرؓ نے عرض کیا حضور ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، مجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے؟ حضور ﷺ نے اپنا لعاب دہن لگا دیا، ابوبکرؓ کی تکلیف جاتی رہی۔ مدت کے بعد پھر اس کا دورہ پڑا اور یہی ان کی وفات کا سبب ہوا۔

دن سے مراد وہ دن ہے کہ جس دن آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو کچھ اہل عرب مرتد ہو گئے اور کہنے لگے ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اگر اونٹ کا ایک زانو بند بھی یہ لوگ مجھے نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ میں نے کہا اے رسول

اللہ ﷺ کے خلیفہ! لوگوں سے نرمی اور الفت سے پیش آیئے۔ فرمایا: زمانہ جاہلیت میں تو، تو بڑا سخت اور غصہ ور تھا اور اب کیا اسلام میں بزدل اور نامرد بنتا ہے، بات یہ ہے کہ وحی کا سلسلہ تو منقطع ہو گیا، اب دین کامل ہو چکا اب میری زندگی میں دین میں نقصان آسکتا ہے؟

☆ ''حضرت علیؓ کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہؒ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکرؓ۔ میں نے کہا ان کے بعد؟ فرمایا: عمرؓ۔''

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے لکھا ہے کہ احادیث سے حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت چار وجوہات سے معلوم ہوتی ہیں:

۱۔ پوری امت میں سب سے اعلیٰ مقام پانا صدیقت ہے۔

۲۔ ابتدائے اسلام ہی سے آنحضرت ﷺ کی اعانت کرنا۔

۳۔ نبوت کے کاموں کو تکمیل تک پہنچانا۔

۴۔ آخرت میں اعلیٰ مرتبہ پانا۔

حضرت محمد ﷺ سے ابوبکر صدیق ؓ کے عشق و محبت کا اہم واقعہ

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کفار کی طرف سے بہت سی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں ان میں سے ایک دن یہ المناک واقعہ پیش آیا کہ حضور ﷺ دار ارقم میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ بار بار حضور ﷺ سے اصرار کرنے لگے کہ یا رسول اللہ کفار اپنے باطل معبودوں کی عبادت کھلم کھلا کرتے رہتے ہیں اور ان کی باتیں بر سر عام پھیلاتے ہیں اور ہم حق پر ہونے کے باوجود کیوں خاموش رہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے اسلام کو بر سر عام اعلان کر دیں۔ ان کے اس اصرار پر حضور ﷺ ان کو تسلی دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے ابوبکرؓ ہم تو اب تک تھوڑے ہیں اب تک اعلان کا وقت نہیں آیا۔ یہ فرما کر حضور ﷺ اپنے اصحابؓ سمیت تشریف لے گئے اور ادھر حضرت ابوبکر صدیقؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر جا کر لوگوں کو اعلان اسلام کرتے رہے اور حضور ﷺ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہے۔ اسلام کا سب سے پہلا اعلان اور خطبہ حضرت ابوبکرؓ نے خانہ کعبہ کے سامنے دیا۔ یہ اعلان اور خطبہ سنتے ہی مشرکین مکہ نے آپؓ پر اور سارے مسلمانوں پر حملہ شروع کر دیا اور بہت سخت مارا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو پاؤں سے روندنے لگے اور آپؓ کو بہت تکلیف پہنچائی گئی اور عتبہ بن ربیعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنی منقش جوتیوں سے مارنے لگا اور ان کے چہرے کو بگاڑ دیا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قبیلے کے لوگ آگئے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اٹھا کر اپنے گھر لے گئے اور ان کی موت پر ان کو یقین ہو گیا کہ وہ مر ہی جائیں گے۔ اس کے بعد وہ لوگ مسجد حرام میں واپس آئے اور اعلان شروع کر دیا کہ ابوبکرؓ کا انتقال ہو جائے تو ضرور بالضرور ہم تمہارے سردار عتبہ بن ربیعہ کو قتل کریں گے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے، آپؓ بے ہوش تھے حتیٰ کہ دن کا آخری حصہ آیا اس کے بعد کلام کرنا شروع کیا اور ہوش سنبھالتے ہی جو بات زبان سے نکلی وہ یہ تھی کہ: ''حضور ﷺ کا کیا حال ہے؟'' یہ سن کر لوگ آپؓ کو ملامت کرنے لگے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنی بات ''حضور ﷺ کا کیا حال ہے'' دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی والدہ فرمانے لگی کہ حضور ﷺ کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ آپ ام جمیلؓ کے پاس جاؤ اور ان سے پتہ کرو کہ حضور ﷺ اس وقت کہاں ہیں۔ چنانچہ ان کی والدہ ام جمیلؓ کے پاس گئیں اور پوچھا کہ اے ام جمیلؓ تم محمد ﷺ بن عبداللہ کو جانتی ہو وہ کہاں ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں محمد ﷺ بن عبداللہ کو جانتی ہوں اور نہ ابوبکرؓ کو جانتی ہوں۔ اس کے بعد ام جمیلؓ نے کہا کہ کیا میں تمہارے ساتھ اس کو دیکھنے کے لئے چلوں؟ والدہ نے فرمایا کہ ہاں اور وہ سیدھا ابوبکرؓ کے پاس گئیں۔

ابوبکرؓ کی حالت دیکھ کر اس نے چیخ ماری اور کہنے لگی کہ بے شک قوم نے تیرے ساتھ بہت برا برتاؤ کیا۔ میں امید رکھتی ہوں کہ اللہ اس قوم سے تیرا بدلہ لے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے ام جمیلؓ کو فرمایا کہ تم بتاؤ کہ حضورﷺ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ یہ تیری والدہ بیٹھی ہوئی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میری والدہ آپؓ کا راز کسی کے پاس نہیں کھولیں گی۔ یہ سن کر ام جمیلؓ نے حضورﷺ کی حالت کے بارے میں بتایا کہ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں اور اس وقت حضورﷺ دار ارقم میں صحیح سالم موجود ہیں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اس وقت تک کچھ کھانا نہیں کھاؤں گا اور نہ پیوں گا جب تک کہ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو جاؤں۔ یہ سن کر ان کی والدہ نے فرمایا کہ لوگوں کی پریشانی دور ہو گئی۔ جب انہیں نبی کریمﷺ کی خدمت میں لے گئے اور حضورﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کا یہ حال دیکھا تو حضورﷺ پر بڑی رقت طاری ہو گئی۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اس وقت مجھے کفار کی طرف سے کوئی مصیبت نہیں پہنچی مگر یہ کہ لوگوں نے میرے چہرے پر حملہ کر کے زخم پہنچایا اور یہ میری والدہ ہے جو اپنے لڑکے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والی ہیں۔ آپﷺ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائے۔ فوراً حضورﷺ نے ان کی والدہ کے لئے دعا فرمادی اور ساتھ ساتھ ان کو اسلام کی دعوت دی، پس وہ اس وقت مسلمان ہو گئیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے صفات و کمالات

شجاعت

''حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ لوگوں سے سوال کیا کہ تمہارے نزدیک شجاع ترین کون شخص ہے؟ سب نے عرض کیا! آپؓ۔ آپؓ نے فرمایا میں ہمیشہ اپنے برابر کے جوڑے سے لڑتا ہوں یہ کوئی شجاعت نہیں۔ تم شجاع ترین شخص کا نام لو، سب نے کہا ہمیں معلوم نہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ شجاع ترین حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں، یوم بدر میں ہم نے رسول اللہﷺ کے لئے انہیں سائبان پایا تھا۔ ہم نے پوچھا کہ آنحضرتﷺ کے پاس کون رہے گا کہ مشرکین کو آپﷺ پر حملہ کرنے سے باز رکھے۔ قسم خدا کی ہم میں سے کسی شخص کی ہمت نہ پڑی مگر ابوبکر صدیقؓ ننگی تلوار لئے کھڑے ہو گئے اور کسی کو پاس نہ پھٹکنے دیا اور جس شخص نے آپﷺ پر حملہ کیا، ابوبکر صدیقؓ اس پر حملہ آور ہوئے۔''

ایک دفعہ مکہ معظمہ میں مشرکین نے رسول اللہﷺ کو پکڑ لیا اور آپﷺ کو گھسیٹنے لگے اور کہنے لگے کہ تو ہی ہے جو ایک خدا بتاتا ہے۔ (واللہ) کسی کو کفار کے مقابلے کی جرأت نہ ہوئی مگر ابوبکر صدیقؓ آگے بڑھے اور کفار کو مار مار کر ہٹاتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ ہائے افسوس! تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا خدا ایک ہے۔ یہ فرما کر حضرت علیؓ رو پڑے اور فرمانے لگے: بھلا یہ تو بتاؤ مومن آل فرعون اچھے ہیں یا ابوبکرؓ؟ لیکن جب لوگوں نے جواب نہ دیا تو فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے؟ واللہ! ابوبکرؓ کی ساعت ان کی ہزار ساعت سے بہتر ہے وہ تو ایمان کو چھپاتے تھے اور ابوبکرؓ نے ایمان کو ظاہر کیا۔

سخاوت

آپؓ صحابہ کرامؓ میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ وسیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی کے محور و مصداق آپؓ ہی ہیں۔ چنانچہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ جتنا مجھے ابوبکر صدیقؓ کے مال سے نفع پہنچا ہے کسی کے مال سے نہیں پہنچا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ رو کر عرض کرنے

لگے کہ میں اور میرا مال کیا چیز ہے جو کچھ ہے سب آپ ﷺ ہی کے طفیل ہے۔ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مال میں ویسا ہی تصرف فرماتے تھے جیسا اپنے مال میں۔جس روز حضرت ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے ہیں اس روز ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے،آپؓ نے وہ سب کے سب آنحضرت ﷺ پر خرچ کر دیئے۔ایک روز حضرت عمرؓ جیش عسرت یا جنگ تبوک کے چندہ کا تذکرہ فرما کر کہنے لگے کہ آنحضرت ﷺ نے جب ہمیں مال تصدق کرنے کا حکم دیا تو میں نے حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ کر مال تصدق کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور پنا نصف مال تصدق کر دیا۔رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا کہ اپنے اہل وعیال کے واسطے کچھ چھوڑا ہے۔میں نے عرض کیا کہ باقی نصف۔اتنے میں ابوبکر صدیقؓ اپنا سارا مال لئے ہوئے آگئے،آنحضرت ﷺ نے ان سے بھی وہی سوال کیا۔انہوں نے جواب دیا کہ اہل و عیال کے لئے خدا اور رسول ﷺ کافی ہے۔میں نے یہ دیکھ کر کہ میں ابوبکر صدیقؓ سے کسی بات میں نہ بڑھ سکوں گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

''میں سب کا احسان اتار چکا ہوں البتہ ابوبکر صدیقؓ کا احسان باقی ہے،اس کا بدلہ تو قیامت کے دن خدائے تعالیٰ دے گا۔کسی شخص کے مال سے مجھے اتنا فائدہ نہیں پہنچا جتنا ابوبکر صدیقؓ کے مال سے۔''

علم وفضل

آپؓ صحابہ کرامؓ میں سب سے زیادہ عالم اور ذکی تھے۔جب کسی مسئلے کے متعلق صحابہ کرامؓ میں اختلاف رائے ہوتا تو وہ مسئلہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے پیش کیا جاتا۔آپؓ اس پر جو حکم لگاتے وہ عین ثواب ہوتا۔قرآن شریف کا علم آپؓ کو سب صحابیوںؓ سے زیادہ تھا اسی لئے آنحضرت ﷺ نے آپؓ کو نماز میں امام بنایا۔سنت کا علم بھی آپؓ کو کامل تھا۔اسی لئے صحابہ کرامؓ مسائل سنت میں آپؓ سے رجوع فرماتے تھے۔آپؓ کا حافظہ بھی قوی تھا۔آپؓ نہایت ذکی الطبع تھے۔

آپؓ کو آنحضرت ﷺ کا فیض صحبت ابتدائے جوانی سے وفات تک حاصل رہا۔زمانہ خلافت میں جب کوئی معاملہ پیش آتا تو آپؓ قرآن شریف میں اس مسئلہ کو تلاش فرماتے اگر قرآن شریف میں نہ ملتا تو آنحضرت ﷺ کے قول وفعل کے مطابق فیصلہ کرتے۔اگر ایسا قول و فعل کوئی نہ معلوم ہوتا تو باہر نکل کر لوگوں سے دریافت فرماتے کہ تم میں کسی نے کوئی حدیث اس معاملے کے متعلق سنی ہے؟اگر کوئی صحابیؓ ایسی حدیث بیان نہ فرماتے تو آپؓ جلیل القدر صحابہؓ کو جمع فرماتے اور ان کی کثرت رائے کے موافق فیصلہ صادر فرماتے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ عرب بھر کے بالعموم اور قریش کے بالخصوص بڑے نساب تھے،حتیٰ کے جبیر بن مطعمؓ جو عرب کے بڑے نسابوں میں شمار ہوتے ہیں،حضرت صدیق اکبرؓ کے خوشہ چین تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے علم نسب عرب کے سب سے بڑے نساب سے سیکھا ہے۔

علم تعبیر میں بھی آپؓ کو سب سے زیادہ فوقیت حاصل تھی۔یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کے عہد میں آپؓ خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔امام محمد بن سیرینؒ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے بعد ابوبکر صدیقؓ سب سے بڑے معبر ہیں۔آپؓ سب سے زیادہ فصیح تقریر کرنے والے تھے۔بعض اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ صحابہؓ میں سب سے زیادہ فصیح ابوبکرؓ وعلیؓ تھے۔تمام صحابہؓ میں آپؓ کی عقل کامل اور اصابت رائے مسلم تھی۔

حسن معاشرت

عطاء بن صائب کہتے ہیں کہ بیعت خلافت کے دوسرے دن حضرت ابوبکر صدیقؓ دو چادریں لئے ہوئے بازار کو جاتے تھے۔حضرت

عمرؓ نے پوچھا آپؓ کہاں جارہے ہیں؟ فرمایا بازار۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب آپؓ یہ کام چھوڑ دیں، آپ مسلمانوں کے امیر ہو گئے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا، پھر میں اور میرے اہل وعیال کہاں سے کھائیں؟ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ کام ابوعبیدہؓ کے سپرد کیجئے۔ چنانچہ دونوں صحابہؓ ابو عبیدہؓ کے پاس گئے اور ان سے ابوبکرؓ نے کہا کہ میرا اور میرے اہل وعیال کا نفقہ مہاجرین سے وصول کر دیا کر۔ ہر چیز معمولی حیثیت کی چاہیے، گرمی اور جاڑوں کے کپڑوں کی بھی ضرورت ہوگی، جب پھٹ جایا کریں گے تو ہم واپس کر دیا کریں گے اور نئے لے لیا کریں گے۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہؓ ہر روز آپؓ کے یہاں آدھی بکری کا گوشت بھیج دیا کرتے تھے۔ ابوبکرؓ بن حفص کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے انتقال کے وقت حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ مسلمانوں کے کام کرنے کی اجرت میں، میں نے کوڑی پیسے کا فائدہ حاصل نہیں کیا، سوائے اس کے موٹا جھوٹا پہن لیا۔ اس وقت مسلمانوں کا تھوڑا یا بہت کوئی مال سوائے اس حبشی غلام، اونٹنی اور پرانی چادر میرے پاس نہیں ہے۔ جب میں مر جاؤں تو ان سب کو عمرؓ کے پاس بھیج دینا۔

سیدنا حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے انتقال کے وقت حضرت عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا کہ میرے مرنے کے بعد یہ اونٹنی جس کا دودھ ہم پیتے تھے اور یہ بڑا پیالہ جس میں ہم کھاتے تھے اور یہ چادریں، عمر فاروقؓ کے پاس بھیج دینا کیونکہ میں نے ان چیزوں کو بحیثیت خلیفہ ہونے کے بیت المال سے لیا تھا۔ جب حضرت عمرؓ کو یہ چیزیں پہنچیں تو انہوں نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے کہ میرے واسطے کیسی کچھ تکلیف اٹھائی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بیت المال میں کبھی مال ودولت جمع نہیں ہونے دیا، جو کچھ آتا مسلمانوں کے لئے خرچ کر دیتے، فقراء ومساکین پر بحصہ مساوی تقسیم کر دیتے تھے۔ کبھی گھوڑے اور ہتھیار خرید کر فی سبیل اللہ دے دیتے۔ کبھی کچھ کپڑے لے کر غرباء صحرانشین کو بھیج دیتے حتیٰ کہ جب عمرؓ نے آپؓ کی وفات کے بعد معہ اور چند صحابہؓ کے بیت المال کا جائزہ لیا تو بالکل خالی پایا۔ محلّہ کی لڑکیاں اپنی بکریاں لے کر آپؓ کے پاس آجایا کرتیں اور آپؓ سے دودھ دھوا کر لے جاتیں۔ صدیق اکبرؓ بہت سے آدمیوں میں مل جل کر اس طرح بیٹھتے کہ کوئی پہچان بھی نہ سکتا تھا کہ ان میں خلیفہ کون ہے۔

معجزات رسول ﷺ میں حضرت ابوبکرؓ کی شرکت کا واقعہ

ہجرت

۲۷ صفر ۱۳ نبوت شب پنج شنبہ کو نبی ﷺ نے ہجرت فرمائی۔ حضور ﷺ اول حضرت ابوبکرؓ کے مکان پر تشریف لائے۔ آنحضرت ﷺ ان کو ساتھ لے کر تاریکی شب میں مکہ سے جانبِ جنوب کوہ ثور کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ سنگلاخ اور دشوار گزار تھا۔ سیدنا ابوبکرؓ نے آنحضرت ﷺ کو کندھے پر اٹھا لیا تاکہ حضور ﷺ کے پاؤں مبارک نکیلے پتھروں سے زخمی نہ ہونے پائیں۔ آخر ایک غار پر پہنچ کر سیدنا ابوبکرؓ نے نبی ﷺ کو باہر ٹھہرایا اور خود اندر گئے، غار کو صاف کیا، بدن کے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر تمام روزن بند کیے پھر نبی ﷺ سے اندر تشریف لانے کے لئے عرض کی۔

صبح کو قریش سیدنا ابوبکرؓ کے گھر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا، اسماء بنت ابوبکرؓ باہر نکلیں۔ ابوجہل نے کہا لڑکی تیرا باپ کہاں ہے؟ کہا مجھے کیا خبر، اس پر ابوجہل جھنجھلایا۔ حضرت اسماءؓ کے ایک طمانچہ ایسا کھینچ مارا کہ ان کے کان کی بالی نیچے گر گئی۔

اب قریش حضور ﷺ کی تلاش میں نکلے اور چلتے چلتے غار کے دہانہ پر آگئے۔ سیدنا ابوبکرؓ نے آہٹ پائی تو عرض کی دشمن بالکل قریب آگیا ہے اگر انہوں نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **لا تحزن ان اللہ معنا** (پارہ ۱۰، رکوع

۱۳) گھبراؤ نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے۔

''اللہ اکبر!'' یہ کمال فضل وشرف ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس معیت میں جس میں نبی ﷺ کو لے لیا تھا، سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کو بھی شامل فرمادیا۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق ؓ کا بیان ہے کہ ابا تو تمام زرنقد جو پانچ چھ ہزار درہم تھا، اپنے ہمراہ لے گئے تھے۔ان کے چلے جانے کے بعد میرے دادا نے کہا: لڑکی معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر تمہیں بھوکا پیاسا چھوڑ گیا ہے اور تمہارے لئے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا (وہ نابینا تھے) ۔میں نے کہا: داداجان! وہ ہمارے لئے کافی مال چھوڑ گئے ہیں۔

اسماء ؓ نے ایک پتھر لیا اسے کپڑے میں لپیٹ کر اس گڑھے میں رکھ دیا جس میں مال رکھا ہوتا تھا پھر دادا کا ہاتھ پکڑ کر لے گئیں، کہا ہاتھ لگا کر دیکھئے سب مال موجود ہے۔ابی قحافہ نے ٹٹول کر کہا خیر اب ابوبکر کے چلے جانے کا زیادہ افسوس نہیں۔

اللہ اکبر! یہ قوت ایمانیہ بیشک صدیق اکبر ؓ ہی کی بیٹی کی ہوسکتی ہے۔آج بڑے بڑے مشہور مدعیان علم وفضل اور صاحبان زہد وورع اور سخی وجوادترین لوگ بھی ایسے وسیع الظرف اور عالی حوصلہ نہیں پائے جاتے، وہ بھی آزمائش کے مقامات میں اکثر ڈگمگا جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب اہل ایمان پر رحم فرمائے اور ہمیں صحابہ کرام ؓ اور اسلاف عظام کے اسوہ نیک پر پیروی کی توفیق خیر سے بہرہ ور فرمائے۔(آمین)

الغرض نبی ﷺ اور ابوبکر صدیق ؓ اس غار میں تین دن رہے۔رات کے اندھیرے میں اسماء بنت ابوبکر ؓ گھر سے روٹی دے جایا کرتیں۔عبداللہ بن ابوبکر ؓ اہل مکہ کی باتیں سنا جاتے۔عامر بن فہیرہ سیدنا ابوبکر ؓ کی بکریوں کے چرواہے تھے، شب کو ریوڑ لا کر بقدر ضرورت دودھ دے جاتے نیز ریوڑ سے وہاں آنے والوں کے آثار قدم کو بھی مٹا جاتے۔

تین روز کے بعد لوگوں میں یہ چرچا دب گیا۔چوتھی شب عبداللہ بن ابی بکر ؓ مکہ سے دو اونٹیاں جن کو سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے کچھ عرصہ پہلے ہجرت کے لئے تیار کر رکھا تھا، لے کر حاضر ہوئے۔حضرت اسماء بنت ابوبکر ؓ گھر سے راستہ کے لئے خوراک لائیں، اسے اونٹ پر باندھ کر لٹکانے کے لئے رسی درکار تھی۔رسی تو وہاں نہ ملی، حضرت اسماء ؓ نے اپنا نطاق کو دو حصوں میں پھاڑا اور اس کے ایک حصہ سے زادراہ کو کجاوہ سے باندھ دیا اور دوسرے حصہ سے اپنی کمر کو باندھا، اس موقع پر نبی ﷺ نے ذات النطاقین سے انہیں ملقب فرمایا۔(نطاق اس کپڑے کو کہتے ہیں جو پٹکے کی مانند عرب کی عورتیں کمر سے باندھا کرتی تھیں جس کا ایک سرا گھٹنے تک اور دوسرا نیچے تک لٹکتا تھا)۔

اس سفر مبارک کا بیان بہ زبان صدیق ؓ حسب ذیل ہے

ایک اونٹنی پر نبی ﷺ اور دوسری پر عامر بن فہیرہ (حضرت ابوبکر ؓ کے غلام) اور عبداللہ بن اریقط (جسے رہبری کے لئے نوکر رکھ لیا تھا) سوار ہوئے اور صبح سویرے ہی شب کی تاریکی میں یہاں سے جانب مدینہ روانہ ہوئے۔سارا دن اور ساری رات سفر مسلسل جاری رہا۔ دوسرے دن دوپہر کو جب دھوپ سخت ہوگئی تب ذرا ٹھہرے۔میں نے نظر دوڑائی، ایک چٹان دکھائی دی، اس کے سایہ میں نبی ﷺ کے لئے جگہ صاف کر کے ایک کپڑا اچھایا۔نبی ﷺ لیٹ گئے اور میں دودھ کی تلاش میں نکلا۔اسی اثناء میں ایک چرواہا بکریاں چراتے ہوئے نظر آیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ ان بکریوں میں دودھ ہے؟ کہا ہاں ہے۔تب میں نے اسے دودھ دہنے کے لئے کہا اور اول اس کے ہاتھ صاف کرائے، پھر برتن کے منہ پر کپڑا باندھ کر اس کو دیا۔وہ دودھ لے آیا تو میں نے اسے خوب ٹھنڈا کیا اور اس میں قدرے پانی ملا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارک میں لایا۔حضور ﷺ بیدار ہوچکے تھے۔میں نے دودھ پیش کیا، آنحضرت ﷺ نے اسے نوش فرمایا۔میں بہت

شادماں تھا کہ میری محنت ٹھکانے لگی۔

پھر میں نے عرض کی کہ چلنے کا وقت ہوگیا ہے، پھر ہم وہاں سے سوار ہو گئے۔ راہ میں سراقہ بن مالک ملا، یہ اس وقت تک اسلام سے مشرف نہ ہوا تھا اور کفار سے ایک سو اونٹ کے انعام کا وعدہ لے کر حضورﷺ کی گرفتاری کے ارادہ سے تلاش میں چلا آرہا تھا۔ جب بہت نزدیک آپہنچا تب نبیﷺ نے زبان مبارک سے فرمایا: اے اللہ جس طرح تجھے منظور ہو اسے روک لے۔ زمین اگرچہ بہت سخت تھی مگر سراقہ کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نیچے اتر پڑا اور حضورﷺ سے معافی کا خواستگار ہوا۔ حضورﷺ نے معاف فرمادیا اور حضورﷺ کی دعا سے اس کا گھوڑا نکل آیا اور وہ واپس لوٹ گیا۔ الغرض ۱۲ ربیع الاول بروز جمعہ سنہ ایک ہجری بوقت سہ پہر یہ دشوار گزار سفر ختم ہوا اور آنحضرتﷺ مدینہ میں داخل ہوئے۔

نبیﷺ مدینہ میں سیدنا ابوایوب انصاری ؓ کے ہاں فروکش ہوئے اور ابوبکر صدیق ؓ مقام سخ میں حبیب بن اساف اور بروایت زید بن خارجہ بن ابی زہیر کے ہاں ٹھہرے۔ یہ ہر دو بزرگ قبیلہ بنی حسرت بن حزرج سے ہیں۔ مدینہ میں قیام فرما کر نبیﷺ نے سنہ ایک ہجری میں باہمی ارتباط ونصرت کے لئے مہاجرین وانصار کے درمیان سلسلہ مواخات عقد فرمایا، ابوبکر صدیق ؓ کے بھائی زید بن خارجہ ابی زہیر انصاری بنائے گئے۔

سیدنا صدیق اکبر ؓ کی آخری گھڑیاں

۲۲ جمادی الاخری، ۱۳ ہجری بروز شنبہ کو مابین مغرب وعشاء اس دار فانی سے عالم بقا کی طرف انتقال فرمایا اور شب انتقال ہی کو رسول اللہﷺ کے پہلوئے مبارک میں آپ کو دفن کیا گیا۔ انتقال سے پیشتر فرمایا کہ مجھے رسول اللہﷺ کے پہلو میں دفن کرنا اور اسی چادر میں جو اس وقت پہنے ہوئے ہوں مجھے کفن دینا کیونکہ زندہ کو مردہ کی نسبت نئے کپڑے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اسماء بنت عمیس (زوجہ صدیق ؓ) مجھے غسل دیں اور عبدالرحمٰن (پسر صدیق ؓ) ان کی مدد کریں۔ پھر اپنے مال میں سے پانچواں حصہ فی سبیل اللہ خیرات کرنے کی وصیت فرمائی اور فرمایا:

اخذ من مالی ما اخذ الله من فی المسلمین.

”جتنا حصہ مال فے میں اللہ تعالیٰ منظور فرماتا ہے، میں اتنا ہی حصہ اس کی راہ میں خیرات کرتا ہوں۔“

پھر دریافت فرمایا: دیکھو ابتدائے خلافت سے اس وقت تک میں نے کس قدر مال لیا ہے؟ اس قدر رقم کو میری طرف سے ادا کرو۔

سیدنا صدیق اکبر ؓ کی وفات پر صحابہ ؓ کی تقریریں

سیدہ عائشہ ؓ کی تقریر

آپ ؓ کے انتقال پر سیدہ عائشہ ؓ نے فرمایا:

”پیارے باپ! خدا آپ کے چہرہ کو نورانی کرے اور آپ کی کوششوں کا نیک پھل لائے۔ آپ نے اپنے اٹھ جانے سے دنیا کو ذلیل اور عقبیٰ کو عزیز کردیا۔ اگرچہ آپ کی مصیبت رسول اللہﷺ کے انتقال کے بعد سب سے بڑی مصیبت ہے اور آپ کی موت تمام حوادث سے بڑھ کر حادثہ ہے لیکن کتاب اللہ صبر پر نیک اجر کا وعدہ لاتی ہے، لہٰذا میں آپ پر صبر کرکے وعدہ الٰہی کے ایفاء کو پسند کرتی اور آپ کے لئے

طلب مغفرت کرتی ہوں۔ خدا آپ کو اس رخصت کرنے والی کا سلام پہنچائے جس نے آپ کی زندگی سے نفرت کی نہ آپ کے حق میں قضائے الٰہی کو برا جانا۔''

تقریر سیدنا عمر فاروقؓ

سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمایا:

''اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ! آپ نے اپنے بعد قوم کو سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا۔ آپؓ کے گرد راہ تک پہنچنا مشکل ہے پھر میں آپ تک کیونکر مل سکتا ہوں؟''

تقریر سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

''اے ابوبکر! خدا آپ پر رحم فرمائے۔ بخدا آپ تمام امت میں سب سے پہلے اسلام لائے اور سب سے زیادہ ایمان کو اپنا خلق بنایا۔ سب سے بڑھ کر کامل الیقین، سب سے زیادہ غنی تھے۔ سب سے بڑھ کر نبی ﷺ کی حفاظت کرنے والے اور سب سے بڑھ کر اسلام کی خدمت گزار اور سب سے بڑھ کر اسلام کے دوستدار تھے اور خلق و فضل و سیرت و صحبت میں آنحضرت ﷺ سے آپ کو سب سے زیادہ نسبت حاصل تھی۔ خدا آپ کو اسلام اور رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔ آپ نے اس وقت رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی جب لوگوں نے تکذیب کی اور اس وقت غم خواری کی جب اوروں نے بخل کیا۔ جب لوگ نصرت وحمایت سے رکے رہے آپ نے اس وقت رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا۔ آپ کو خدا نے اپنی کتاب میں صدیق فرمایا اور آپ کی شان میں **والذی جاء بالصدق** (اور جو سچ لے کر آیا اور جس نے تصدیق کی) فرمایا ہے۔ اس سے مراد آنحضرت ﷺ اور آپ ہیں۔ بخدا آپ اسلام کا قلعہ تھے۔ نہ آپ کی حجت میں غلطی ہوئی اور نہ آپ کی بصیرت میں ضعف آیا۔ جبن آپ کو کبھی چھو بھی نہیں گیا۔ آپ پہاڑ کی مثل مضبوط تھے جسے نہ تند ہوائیں ہلا سکتی ہیں اور نہ اکھاڑنے والے اکھاڑ سکتے ہیں۔ آپ ایسے ہی تھے جیسا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا یعنی ضعیف البدن، قوی الایمان، منکسر المزاج، اللہ کے ہاں آپ عالی مرتبت تھے۔ زمین پر بزرگ اور مومنوں میں افضل تھے۔ آپ کے سامنے کوئی بے جا طمع اور ناجائز خواہش نہیں کر سکتا تھا۔ آپ کے نزدیک کمزور قوی اور قوی کمزور تھا یہاں تک کہ طاقتور سے لے کر ضعیف کو اس کا حق دلا دیا جائے۔ خدا ہمیں آپ کے اجر سے محروم نہ کرے اور آپ کے بعد ہم کو گمراہ نہ کرے۔''



+++ ختم شد +++